بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۳۵

ٹیلیفون نمبر ۳۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

# الفضل

روزنامہ

قادیان

یوم پنج شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق جملہ خط و کتابت بنام منیجر الفضل ہو

| جلد ۳۲ | ۲ ماہ نبوت ۱۳۲۳ ہش | ۱۵ ذیقعدہ سنہ ۱۳۶۳ھ | ۲ نومبر سنہ ۱۹۴۴ء | نمبر ۲۵۷ |
| --- | --- | --- | --- | --- |

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ اخاء۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ آج حضور نے بعد نماز مغرب عشاء تک مسجد میں مجلس فرمائی۔ اور اہم مسائل دینیہ پر گفتگو فرماتے رہے۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت نزلہ اور سر درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب جماعت دعائے صحت کریں۔

حضرت نواب محمد علی خان صاحب کی طبیعت ویسی ہی ہے۔ کمزوری بڑھتی جا رہی ہے صحت وعافیت کے لئے خاص طور پر دعا کی جائے۔

حضرت منشی عبد العزیز صاحب اوجلوی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ۳۱۳ صحابہ میں سے ہیں۔ پانچ روز سے سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۶۳ھ

# ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

## فرمودہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء بعد نماز مغرب

مرتبہ:- مولوی محمد یعقوب صاحب مولوی فاضل

(۱)

### سورۂ یٰسین کی دو آیات کا تعلق موجودہ زمانہ سے

فرمایا۔ قرآن شریف میں چاند کے متعلق آتا ہے۔ کہ ہم نے اس کے لئے منازل مقرر کی ہیں۔ اور وہ ایک مقررہ قانون کے مطابق چلتا رہتا ہے۔ حتّٰی عاد کالعرجون القدیم یہاں تک کہ ایک دن وہ عرجون کی طرح ہو جاتا ہے۔ پھر فرمایا لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النھار۔ نہ تو سورج کی طاقت ہے کہ چاند کو پا سکے۔ اور نہ رات کی طاقت ہے۔ کہ وہ دن کے آگے نکل سکے۔

یہ آیات سورۂ یٰسین میں آتی ہیں۔ اور سورۂ یٰسین آخری زمانہ کے ساتھ تعلق رکھتی ہے یہی وجہ ہے۔ کہ اسلام میں کسی شخص کی وفات کے قریب اس سورۃ کو خاص طور پر پڑھا جاتا ہے۔ اس آیت میں دو باتیں ہیں۔ جن کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ یا یوں سمجھ لو۔ کہ دو بڑے بڑے وسوسوں کا اس آیت میں رد کیا گیا ہے۔ ایک وسوسہ تو یہودیوں کی طرف سے یا مثیل یہود مسلمانوں کی طرف سے پیدا ہونے والا تھا اور ایک وسوسہ ضالین یعنی نصاریٰ کی طرف سے پیدا ہونے والا تھا۔ اور ان دونوں وساوس کا اس آیت میں ازالہ کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النھار۔ نہ تو سورج میں یہ طاقت ہے کہ وہ چاند تک پہنچ سکے۔ اور چاند تک پہنچنے کا مفہوم یہ ہے کہ اگر سورج چاند تک پہنچ جائے۔ تو چونکہ سورج ایک بڑا کرہ ہے۔ اور چاند ایک چھوٹا کرہ ہے۔ اس لئے کشش ثقل کے اصول کے ماتحت وہ دونو ایک دوسرے کو کھینچیں گے۔ اور بہرحال چھوٹا کرہ بڑے کرہ سے ٹکرا کر تباہ و برباد ہو جائیگا پس اس آیت میں ایک تو اس امر کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ سورج میں یہ طاقت نہیں کہ وہ چاند کو تباہ کر دے۔ اور خود براہ راست ساری دنیا کو روشنی پہنچائے۔ اور دوسری بات یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ ولا اللیل سابق النھار۔ نہ رات کا چاند سے تعلق ہے نہ رات جس کا چاند سے تعلق ہے دن سے پہلے آ سکتی ہے یعنی ایسا بھی نہیں ہو سکتا کہ چاند ہی چاند کی حکومت رہے۔ اور سورج کی حکومت دنیا سے غائب ہو جائے۔

یہ دو اہم سوالات سے تعلق رکھنے والی آیات ہیں۔ جو اس زمانہ میں خصوصیت کے ساتھ قابل توجہ ہیں۔ ان میں سے ایک سوال تو ایسا ہے۔ جو عیسائیوں کی طرف سے پیش ہونے والا تھا۔ اور دوسرا سوال ایسا ہے۔ جو مسلمانوں کی طرف سے پیش ہونے والا تھا۔ بظاہر ان آیات میں عیسائیوں کے سوال کا پہلے ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ان کے اعتراض کی بنیاد تقدم زمانی رکھتی ہے۔ اور مسلمانوں کے سوال کا بعد میں ذکر ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ ان کے سوال کی بنیاد تاخر زمانی رکھتی ہے۔ مگر چونکہ یہ آخری زمانہ تھا۔ جب عیسائیت نے تمام دنیا پر غالب آجانا تھا۔ اور اس نے ایک تبلیغی مذہب کی صورت اختیار کر لینی تھی۔ اور جس وقت اس نے اس سوال کو نمایاں طور پر پیش کرنا تھا۔ اور اس فوقیت کے استیصال کے لئے مسلمانوں کا مسیح موعود پر ایمان لانا ضروری تھا۔ اس لئے ان دونوں میں سے جو سوال بظاہر مؤخر نظر آتا تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مقدم کر دیا۔ اور جو سوال بظاہر مقدم نظر آتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو مؤخر کر دیا۔ چنانچہ عیسائیوں کی طرف سے جو سوال پیدا ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بعد میں بیان کیا ہے۔ اور مسلمانوں کی طرف سے جو سوال پیدا ہونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پہلے بیان کر دیا ہے۔

### رسول کریمؐ کے بعد نبی کی ضرورت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لھا ان تدرک القمر ایک زمانہ میں مسلمانوں کی طرف سے یہ کہا جائیگا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتے ہوئے فرماتا ہے۔ ایک زمانہ شمس کی روشنی کا ہوتا ہے۔ اور ایک زمانہ ایسا ہوتا ہے۔ جب قمر کے ذریعہ نور پھیلایا جاتا ہے۔ وہ تاریکی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اور اس زمانہ میں قمر ہی شمس سے روشنی حاصل کر کے دنیا تک پہنچاتا ہے۔ پس یہ خیال کر لینا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ کسی آسمانی مصلح کے محتاج نہیں۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص کہہ دے کہ سورج کے بعد ہم قمر کے محتاج نہیں ہیں حالانکہ سورج میں یہ طاقت نہیں ہوتی۔ نہ اس کی شان کے مطابق ہوتا ہے۔ کہ وہ رات کو براہ راست روشنی پہنچا سکے۔ رات کو بہرحال ایسا ہی وجود آئیگا جو سورج سے روشنی لیکر لوگوں تک پہنچائیگا۔ مگر دنیا میں ایک طبقہ یہ قیاس کر لیتا ہے۔ کہ سورج کے ہوتے ہوئے قمر کی ضرورت نہیں۔ جیسے مسلمانوں کا خیال ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی نبی اور مصلح کی کیا ضرورت ہے۔ گویا یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کہا جائے کہ سورج کے بعد ہمیں قمر کی کیا ضرورت ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سورج کی روشنی موجود ہوتی ہے۔ مگر باوجود اس روشنی کے موجود ہونے کے قمر کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم کہتے ہیں سورج تو موجود ہے لیکن زمین نے اس طرح چکر کاٹا ہے کہ وہ سورج سے دور چلی گئی ہے۔ پس گو سورج اپنی جگہ پر قائم رہا ہے وہ وہاں سے نہیں ہلا۔ مگر چونکہ زمین دوسری طرف چکر کھا گئی ہے۔ اس لئے سورج اب براہ راست اپنی روشنی زمین تک نہیں پہنچا سکتا اس سے سورج کے کمال میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا لیکن چونکہ زمین میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ اسلئے سورج کی روشنی زمین تک براہ راست نہیں پہونچتی۔ اسی طرح روحانی عالم میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کمال میں کوئی نقص نہیں آتا

ایڈیٹر- غلام نبی

بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا۔

جیسے سورج اپنی ذات میں ہر وقت روشن ہی رہتا ہے۔ اُس کا کوئی پہلو تاریک نہیں ہوتا۔ مگر تاریکی پیدا ہوتی ہے زمین کے چکر کھا جانے سے اسی طرح ایک زمانہ ایسا آتا ہے جب لوگوں کے دل روحانی سورج سے پھر جاتے ہیں۔ اور وہ اُس کے سامنے نہیں رہتے اس وقت ضروری ہوتا ہے۔ کہ کوئی ایسا وجود آئے جو سورج سے روشنی حاصل کرنے والا ہو۔ اور سورج اُس وجود پر اپنی روشنی کا انعکاس ڈال کر اُسے منور بنا دینے والا ہو تا کہ دنیا سورج کا نور قمر کے واسطہ سے حاصل کرے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسّلام کا کمال یہی ہے۔ کہ آپ نے محمدیت کے سورج سے اکتساب نور کیا اور اُس کے لئے بمنزلہ قمر بن گئے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہئے، کہ جیسے سورج اپنی ذات میں ہر وقت کامل طور پر روشن ہوتا ہے۔ اسی طرح محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ کا یہی فیصلہ ہے۔ کہ آپ کا نور سورج کی طرح چمکتا رہے مگر امت محمدیہ کے متعلق یہ وعدہ نہیں کہ وہ ہمیشہ راہ راست پر رہیگی اور کبھی اُس میں بگاڑ پیدا نہیں ہوگا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احادیث میں خود فرمایا ہے۔ کہ میری امت کے لوگ ایک زمانہ میں ایسے ہی ہو جائیں گے جیسے یہود اور نصاریٰ ہیں۔ بلکہ آپ نے فرمایا جس طرح ایک جوتی دوسری جوتی کے مشابہ ہوتی ہے اسی طرح مسلمان یہود کے مشابہ ہو جائیں گے پس امت محمدیہ کے ساتھ ایسا کوئی وعدہ نہیں لیکن رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ یہ خدا کا ضرور وعدہ ہے۔ کہ آپ کا نور ہمیشہ قائم رہیگا۔ اگر امت محمدیہ نے ایک ہی حالت پر رہنا ہوتا اور اُس میں بگاڑ پیدا نہ ہونا ہوتا تو فیج اعوج کے متعلق پیشگوئیاں ہی کیوں ہوتیں۔ اور علماء کے متعلق یہ کیوں کہا جاتا کہ دنیا کے پردہ پر وہ بدترین مخلوق ہوں گے۔ پس چونکہ امت محمدیہ کے ساتھ ایسا کوئی وعدہ نہیں کہ وہ ہمیشہ صحیح راستہ پر قائم رہیگی اس لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی اور وجود کے آنے میں آپ کی کوئی ہتک نہیں جیسے رات کے آنے اور قمر کے نکلنے پر سورج کی کوئی ہتک نہیں ہوتی۔ اگر سورج اپنی ذات میں تاریک ہو جاتا تب بیشک وہ ناقص ثابت ہوتا لیکن جب سورج اپنی ذات میں کامل طور پر روشن ہی رہتا ہے۔ صرف زمین چکر کھا کر اُسکے بالمقابل سے ہٹ جاتی ہے۔ تو یہ زمین پر اعتراض آتا ہے۔ نہ کہ سورج پر۔ اِسی طرح جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا تھا۔ جب اُس نے آپ کی طرف پیٹھ کر لینی تھی تو یہ لازمی بات تھی۔ کہ اُس نے اس نُور کو نہیں دیکھنا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہوا۔ اللہ تعالےٰ نے بتایا کہ ایسے زمانہ میں ایک چاند کی ضرورت ہو گی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اکتساب نُور کرے گا۔ اور دُنیا کو روشنی حاصل ہو جائے گی۔ یہ قانون جیسے پہلے جاری تھا۔ اسی طرح آئندہ بھی جاری رہے گا۔ جس طرح دنیا میں ہمیشہ نبی آتے رہے۔ اور پھر بعد میں ایسے لوگ آئے۔ جنہوں نے اُن انبیاء سے اکتساب نور کر کے اُسے دُنیا میں پھیلایا اسی طرح اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ کوئی سورج ایسا ہو جو چاند کی ضرورت کو مٹا دے چاند کی ضرورت تبھی مٹے گی۔ جب ساری دنیا ہمیشہ کے لئے نیک ہو جائے مگر فرمایا ایسا کبھی نہیں ہوا۔ انبیاء کے متعلق بیشک یہ وعدہ ہے۔ کہ اُن کا نُور اپنی ذات میں قائم رہتا ہے۔ مگر اُن کی امتوں کے متعلق ایسا کوئی وعدہ نہیں کہ وہ کبھی خراب نہیں ہونگی اس لئے چاند کی ضرورت کو کوئی سورج مٹا نہیں سکتا۔ پس ان آیات میں ایک تو موجودہ زمانہ کے اُن لوگوں کے اعتراض کا جواب دیا گیا ہے۔ جو کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

## عیسائیت کا رد

دوسرے اِن آیات میں عیسائیوں کا رد کیا گیا ہے۔ جو چاند کو دیکھنے کے بعد کہتے ہیں کہ اُس نے سورج کی ضرورت کو اُڑا دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیثیت کیا تھی۔ امت موسویہ میں ان کی حیثیت ایک چاند کی سی تھی مگر عیسائیوں نے اس چاند کو دیکھنے کے بعد عالم روحانی کے اُس سورج کو ماننے سے انکار کر دیا جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صورت میں دنیا میں ظاہر ہوا۔ حالانکہ یہ صریح پیشگوئی کی گئی تھی۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بعد ایک نیا سورج نکلے گا۔ اور پھر اُس سورج سے روشنی حاصل کر کے دنیا میں قمر آئیں گے۔ مگر عیسائیوں نے اسے اور ان تمام دوسری پیشگوئیوں کو جو فارقلیط کے متعلق تھیں بھلا دیا۔ اور سمجھ لیا کہ یہی چاند دوبارہ آجائیگا۔ درمیان میں کوئی شریعت جدیدہ آئیگی ہی نہیں حالانکہ مسیح کی حیثیت ایک چاند کی سی تھی وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت کو پورا کرنے کیلئے آئے مگر عیسائیوں نے آہستہ آہستہ یہ عقیدہ گھڑ لیا کہ اب کسی فارقلیط نے نہیں آنا۔ اور نہ ہمیں کسی نئے شرعی رسول کو ماننے کی ضرورت ہے۔ اِس مسیح کے بعد پھر مسیح ہی دوبارہ دنیا میں آجائیگا۔ گویا رات کے بعد رات ہی آجائیگی اور دن غائب ہو جائیگا۔ اللہ تعالیٰ اس عقیدہ کی تردید کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ جس طرح یہ غلطی ہے۔ کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد چاند کے ظہور سے انکار کر دیا جائے اسی طرح وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنے کی ضرورت نہیں وہ بھی ایک غلط خیال میں مبتلا ہیں۔ یہ دونوں ناممکن باتیں ہیں جس طرح چاند کا وجود ضروری ہے۔ اسی طرح شمس کا وجود بھی ضروری ہے۔ اور اسی لئے خدا نے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ظاہر کیا ہے۔ جن سے اکتساب نور کر کے آئندہ کئی چاند ظاہر ہوتے رہیں گے۔

## رسول کریمؐ کے فیضان کا اظہار

حقیقت یہ ہے کہ وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ والی آیت نہ صرف عیسائیوں کے اس وسوسہ کو رد کرتی ہے۔ بلکہ یہ آیت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیضان کو ظاہر کرنے اور یہ بتانے کیلئے بھی بیان کی گئی ہے۔ کہ سابق انبیاء کا سلسلہ فیوض ختم ہو چکا ہے

# حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

## ۳۰ ماہ اخاء ۱۳۲۳ھش مطابق ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء

آج کی مجلس میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔ اس وقت میں ایک ایسی بات کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ جو میرے مسجد میں داخل ہونے پر مجھے محسوس ہوئی۔ اور پھر طبائع کے اختلاف کا تفصیل سے ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔

جب مَیں مسجد میں داخل ہوا۔ تو شیخ نیاز محمد صاحب (ناظم صیغہ حفاظت خاص) انتظام کی خاطر ایسے لہجہ میں دوستوں سے کہہ رہے تھے۔ بیٹھ جاؤ کہ جس میں کچھ سختی اور حکمانہ رنگ پایا جاتا تھا۔ چونکہ انہوں نے محکمہ پولیس میں ملازمت کی ہے۔ اس لئے ان کے لہجہ میں عادت کا اثر ہے۔ مگر خدا تعالےٰ نے پنشن لینے کے بعد خدمت کرنے کی جو توفیق انہیں دی ہے۔ وہ پانچ وقت کی نمازوں میں شریک ہوتے اور ہماری مجالس میں بیٹھنے کا موقع پاتے ہیں۔ یہ ثواب حاصل ہونے کے شکریہ میں انہیں چاہئے۔ کہ نرمی سے بات کریں۔ اور دوسروں کو چاہئے۔ کہ ان کے اس اخلاص کو دیکھیں۔ جس سے وہ کام کر رہے ہیں۔ اس عادت کو نہ دیکھیں۔ جو ملازمت کے دوران میں پڑ گئی ہے۔ کیونکہ وہ نظام کے قیام کے لئے کام کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور نے گزشتہ رات کا رویا سنایا۔ جو صاحبزادی امۃ الوکیل کی وفات کے متعلق تھا۔ اور تھوڑی ہی دیر کے بعد پورا ہو گیا۔ کہ لاہور سے وفات کی اطلاع آ گئی۔

مختلف زبانوں میں ترجمۃ القرآن کے اخراجات کے لئے حضور نے خطبہ میں جو اعلان کیا ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ یہ خدا تعالےٰ کا کتنا بڑا فضل ہے۔ کہ ادھر بات منہ سے نکلتی ہے۔ اور ادھر پوری ہو جاتی ہے۔ باوجود خطبہ کے دیر سے شائع ہونے کے ۲ دن کے اندر سات زبانوں کے تراجم کے اخراجات کے وعدے آ گئے۔ خطبہ کے باہر پہنچنے کے چند گھنٹے کے اندر اندر اختر صاحب نے دہلی سے بذریعہ تار اطلاع دی۔ کہ ایک ترجمہ کے اخراجات وہ معہ اپنے دوستوں کے دیں گے۔ ایک تار لاہور سے آیا۔ کلکتہ کی جماعت نے یہ اطلاع دی ہے کہ ایک زبان کے ترجمہ کی اشاعت کے اخراجات وہ دے گی۔ ایک تار قصور سے ملک عبد الرحمن صاحب کا آیا۔ تو ۹ تراجم کے اخراجات کے وعدے آ چکے ہیں۔ گویا جتنی زبانوں میں شائع کرنے کا ارادہ ہے۔ ان سے دو کے زائد۔ زائد کے لئے چندہ تو نہیں لیا جائے گا۔ مگر یہ خدا کا کتنا بڑا فضل اور انعام ہے۔ کہ جماعت کے ایک تھوڑے سے حصہ نے نہایت ہی قلیل عرصہ میں مطالبہ سے بھی بڑھ کر وعدے پیش کر دیئے۔ خاص کر قادیان کی غریب جماعت نے اس تحریک میں بہت بڑا حصہ لیا۔

لفٹنٹ چوہدری محمد یوسف صاحب نے اپنا ایک خواب سنایا۔ کہ ایک عظیم الشان مجمع میں اعلان کیا گیا۔ کہ نظام الملک تشریف رکھتے ہیں۔ یہ سنکر جب سٹیج پر دیکھا۔ تو حضور صدر کی حیثیت سے تشریف رکھتے تھے فرمایا آپ کو اپنے لحاظ سے نظام الملک سنایا گیا۔ ورنہ ہم تو نظام العالم ہیں۔

غلام نبی

Digitized By Khilafat Library Rabwah

317

آئندہ جو بھی مدعی ہوگا۔ وہ اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طرف منسوب کرے گا۔ اور یہی کہے گا۔ کہ میں آپ کا چاند ہوں۔ اور جب اس نے اپنے آپ کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی کی طرف ہی منسوب کرنا ہے۔ تو یہ لازمی بات ہے۔ کہ وہ قومیں جو کہتی ہیں۔ کہ تورات کے بعد ہمیں کسی نئی شریعت کی ضرورت نہیں رہی۔ ان کا دعوےٰ باطل ہو جائے گا۔ کیونکہ اگر ان کی شریعت جاری ہوتی۔ تو ان کی شریعت کی طرف منسوب ہونے والا نبی بھی کوئی دنیا میں ظاہر ہوتا۔ مگر چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت کے بعد ایسے ہی لوگوں پر اللہ تعالےٰ کا کلام نازل ہوتا ہے۔ جو آپ کے متبع اور غلام ہوتے ہیں۔ ان لوگوں پر کلام نازل نہیں ہوتا۔ جو تورات یا کسی اور شریعت کے متبع ہیں۔ اس لئے یہ بات یقینی طور پر ثابت ہو گئی۔ کہ نبوت کے پہلے تمام سلسلے ختم ہو چکے ہیں۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے چیلنج کیا۔ کہ اگر تم اس بات میں سچے ہو۔ کہ پہلے انبیاء کا سلسلہ فیوض ابھی تک جاری ہے۔ تو تم وہ لوگ پیش کرو جنہوں نے موسےٰؑ سے اکتساب نور کیا ہو یا عیسےٰ سے اکتساب نور کیا ہو۔ اگر وہ سورج موجود ہیں فنا نہیں ہو گئے تو ان سے اکتساب نور کرنے والے دنیا میں کیوں ظاہر نہیں ہو رہے۔ یہ مان لیا۔ کہ سورج ایسی تاریکی کے وقت نظر نہیں آتا۔ مگر چاند تو نظر آجایا کرتا ہے۔ پس تم بتاؤ کہ وہ کونسے چاند ہیں۔ جو موسےٰؑ سے اکتساب نور کر رہے ہیں۔ یا عیسےٰؑ سے اکتساب نور کر رہے ہیں۔ یا زرتشت سے اکتساب نور کر رہے ہیں۔ اگر ان سے اکتساب نور کرنے والا کوئی نہیں۔ اور جو بھی شخص دنیا کو روشنی پہنچانے والا ہے۔ وہ کہتا ہے۔ کہ میں محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نور لے کر پہنچا رہا ہوں۔ تو یہ صاف بات ہے۔ کہ وہ روحانی کرۂ شمسی جس کا موسےٰ سے تعلق تھا ختم ہو گیا۔ اب اللہ تعالےٰ نے ایک اور کرۂ شمسی قائم کیا ہے۔ جس کا محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تعلق ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اب جو بھی چاند آتا ہے۔ آپ سے ہی اکتساب نور کا دعوےٰ کرتا ہے۔ کسی اور سے اکتساب نور نہیں کرتا۔ اسی لئے لا الشمس ینبغی لہا ان تدرك القمر میں جس قمر کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔ ولا اللیل سابق النہار کہہ کر بتا دیا۔ کہ وہ قمر مسیح موسوی نہیں ہوگا۔ بلکہ درمیان میں ایک اور سورج طلوع کرے گا۔ جس سے نور حاصل کر کے یہ قمر ظاہر ہوگا۔ گویا بتا دیا کہ آنے والا چاند عیسائیت کے اس خیال کو بھی باطل کر دے گا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نعوذ باللہ سچے نہیں۔ اور دنیا پر ثابت کر دے گا۔ کہ اب ہمیشہ محمدی سورج سے ہی اکتساب نور کرنے والے قمر دنیا میں آئیں گے۔ کسی اور نبی کے فیضان سے روشنی حاصل نہیں کی جائیگی

## عرجون القدیم کا مطلب

اس موقعہ پر حضور کی خدمت میں عرض کی گئی۔ کہ عرجون القدیم کے کیا معنے ہیں۔ فرمایا۔ عرجون القدیم میں اس طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ موسوی رنگ میں جو انبیاء آتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ انکی زندگیوں میں ہی یا قریب ترین زمانہ میں وہ وقت لے آتا ہے۔ جب انہیں حکومت حاصل ہو جاتی ہے۔ اور شریعت کا نفاذ وہ عمل میں لے آتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو دنیا میں چاند کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ اور عیسوی رنگ میں رنگین ہوتے ہیں۔ وہ ہمیشہ آہستہ آہستہ ترقی کرتے ہیں۔ جیسے چاند پہلے نہایت باریک ہوتا ہے۔ مگر رفتہ رفتہ اپنی پوری شان پر آجاتا ہے۔

عرجون کے معنی ہیں اس ٹہنی کے جو سوکھی ہوئی ہو۔ پس عرجون القدیم کے الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے یہ بتایا ہے۔ کہ جب کبھی شمس سے اکتساب نور کرنے والا وجود ظاہر ہوتا ہے۔ اس کی ابتدائی حالت ایسی کمزور ہوتی ہے۔ کہ لوگ سمجھتے ہیں یہ پنپ نہیں سکے گا۔ لیکن موسوی رنگ میں رنگین ہو کر جو لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اپنی زندگیوں میں ہی طاقت پکڑ لیتے۔ اور اپنے نور سے لوگوں کو منور کرنے لگ جاتے ہیں۔

بہر حال چاند کی صورت میں جو لوگ آتے ہیں۔ ہمیشہ ان پر اور ان کی جماعت پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ وہ کیا کرینگے وہ تو دنیا کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتے۔ گویا جس طرح چاند اپنی ابتدائی شکل میں کمزور نظر آتا ہے۔ اسی طرح وہ کمزور دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن سورج جب بھی نکلتا ہے مکمل ہوتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا۔ کہ انسان کہے۔ کل کا سورج تو چھوٹا تھا۔ مگر آج کا سورج اس سے بڑا ہے۔ وہ جب بھی نکلے گا اپنی ذات میں مکمل ہوگا۔ یہ مثال ان انبیاء کی ہوتی ہے۔ جو موسےٰؑ کی طرح صاحب شریعت جدیدہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسےٰؑ علیہ السلام کو ان کی زندگی میں ہی اللہ تعالےٰ نے حکومت دے دی۔ اسی طرح رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آپ کی زندگی میں ہی قوت حاصل ہو گئی۔ اور شرعی احکام کا آپ نے نفاذ فرمایا۔ حضرت زرتشت علیہ السلام کے حالات سے بھی پتہ لگتا ہے۔ کہ ان کو زندگی میں ہی طاقت حاصل ہو گئی تھی۔ لیکن مسیحی رنگ میں جو لوگ آتے ہیں۔ وہ ابتداء میں سخت کمزور ہوتے ہیں۔ جیسے چاند آہستہ آہستہ ترقی کرتا ہے اسی طرح وہ بعض دفعہ صدیوں میں اپنے عروج کو پہنچتے ہیں :

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# جناب چوہدری فتح محمد صاحب سیال ناظر اعلیٰ کا تبلیغی دورہ

جناب چوہدری فتح محمد صاحب نے جماعت احمدیہ دھرم کوٹ بگہ۔ کنجراں۔ نارووالی۔ شکار ماچھیاں۔ اٹھوال۔ گھنیکے بانگر کا تبلیغی دورہ کیا۔ دھرم کوٹ بگہ میں وہاں کی جماعت نے مسجد احمدیہ میں جلسہ کا انتظام کیا۔ جس میں چوہدری صاحب اور خاکسار نے تربیتی تقریریں کیں۔ جلسہ کے بعد غیر مبایعین کو انفرادی تبلیغ کی۔ بعض غیر احمدیوں کو جو ہندوؤں کے مقدمات اور پولیس کی زیادتیوں کے سبب مظلوم تھے مفید مشورہ اور امداد دی گئی۔ اور انصار و خدام کو ہدایت کی۔ کہ وہ شہر بٹالہ اور ملحقہ دیہات میں تبلیغ کریں۔ موضع نارووال میں چوہدری جھنڈے خانصاحب نے حال میں بیعت کی ہے۔ ان کی خواہش پر ایک مختصر سا تبلیغی جلسہ کر کے تقریریں کی گئیں۔ جماعت احمدیہ اٹھوال کے ڈیڑھ صد کے قریب احمدی بھی اس میں شامل ہوئے :

موضع شکار ماچھیاں میں احمدیہ سکول کا معائنہ کر کے مفید مشورہ اور امداد دی گئی۔ اس گاؤں میں نصف کے قریب غیر احمدی ہیں۔ جن کو عرصہ چھ ماہ سے احراری علماء اکسا کر فساد پر آمادہ کر رہے ہیں۔ جناب چوہدری صاحب نے احمدیوں کو صبر کی تلقین کی۔ اور اپنے گاؤں کے غیر احمدیوں سے دوستانہ تعلقات بڑھانے کی ہدایت فرمائی۔ نیز بھرتی کے متعلق پہلے سے زیادہ کوشش کرنے کی تحریک کی۔ چونکہ شکار کے احمدیوں کی زیادہ تر رشتہ داریاں گاؤں میں ہی ہیں اس لئے کہا گیا۔ کہ ان کو اپنی رشتہ داریاں وسیع کرنی چاہئیں۔ اور اس کے لئے بڑوال ہردوروال۔ قادیاں راجپوتاں۔ عمروالا۔ چندو منج۔ سارچور۔ نارووال وغیرہ۔ راجپوت دیہات میں تبلیغ کرنے کی ہدایت کی۔ خاکسار نے رات تبلیغی تقریر کی۔ اور احرار کے اعتراضات کے جوابات دیئے۔

جماعت احمدیہ اٹھوال کے بعض احمدیوں کے باہمی تنازعہ کا فیصلہ کرایا۔ دو مقدمات جو پولیس میں جا چکے تھے۔ ان میں فریقین کی مصالحت کرا کر واپس کرائے۔ اور ہدایت کی۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں ورک۔ کنجراں۔ شکری۔ بھڈال۔ پنیار۔ لکھن۔ سروالی پکھاری وال۔ سرجہ چک۔ پڈھم۔ گھمن وغیرہ دیہات میں جہاں جہاں ان کی رشتہ داریاں ہیں تبلیغ کریں۔

اسی طرح جماعت احمدیہ ونجواں کے انصار و خدام کو موضع شامپورہ۔ سروالی۔ خطیب۔ گھمن کلاں۔ گجو غازی۔ ٹھیڑ وغیرہ دیہات میں تبلیغ کرنے کی ہدایت کی۔ موضع گھنیکے بانگر میں تبلیغی تقریر کی۔ خاکسار جناب چوہدری صاحب کے ساتھ دورہ میں شریک رہا۔ اور مفوضہ امور سرانجام دیتا رہا۔ خاکسار۔ دل محمد نائب نگران اعلیٰ مقامی تبلیغ

# تربیت مبلغین کے متعلق ایک گزارش

حکیم عبدالرحمٰن صاحب خاکی بی۔اے ازکوہ مری

## مناظرہ کی بجائے واعظانہ تبلیغ زیادہ مفید ہے

یہ حقیقت تجربہ سے پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ حکیمانہ رنگ میں انفرادی تبلیغ مناظرات اور مباحثات کی نسبت زیادہ کامیاب ثابت ہوئی ہے مناظرہ میں تو یہ ہوتا ہے۔ کہ اکثر طبائع اپنے حریف کے دلائل کا مقابلہ کرنے کے لئے پہلے سے تیار ہو جاتی ہیں۔ اس لئے فریقین کے دلائل کا موازنہ کرنے کی طرف ان کا دماغ بہت کم مائل ہوتا ہے۔ جس طرح غلبۂ صفرا کی وجہ سے طبیعت غذا کے اثرات بہت کم قبول کرتی ہے۔ بالکل اسی طرح ضد اور تعصب اور مقابلہ کی سپرٹ دلائل حقہ پر غور کرنے کی فرصت نہیں دیتی نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ مناظرات اور مباحثات سے بہت کم لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ کہا جاتا ہے۔ کہ مباحثات میں ایک ہی وقت میں بہت سے اشخاص کو تبلیغ ہو سکتی ہے۔ مگر یہی مقصد مجالس وعظ منعقد کر کے بدرجۂ اولیٰ حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مناظرات ومباحثات کو بالکل نظر انداز کر دیا جائے۔ جب مباحثہ سے انکار کی صورت میں فریق مخالف پر ہیرا اثر پڑنے کا احتمال ہو۔ تو ایسی اضطراری حالت میں مناظرہ کرنا ہی پڑتا ہے۔ میری مراد صرف یہ ہے۔ کہ مجالس وعظ کے ذریعے جہاں اجتماعی تبلیغ کا دائرہ وسیع ہو سکتا ہے۔ وہاں واعظانہ رنگ تبلیغ کے لئے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ مجالس وعظ میں جو لوگ آتے ہیں۔ وہ عموماً اسی نیت اور اسی غرض سے آتے ہیں۔ کہ ہم نے واعظ کی باتوں پر غور کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا ہے۔ مناظرہ میں شریک ہونے والی اکثریت کی طرح ان کی بصیرت پر ضد اور تعصب کا پردہ نہیں پڑا ہوتا برخلاف اس کے ایک واعظ کبھی اپنی حسن قرأت سے کبھی تاریخ اسلامی کے واقعات سے کبھی مناسب اور برمحل موزون اشعار سے اور کبھی ایسی حکایات اور امثال سے جو فلسفۂ اخلاق پر مبنی ہوں۔ اپنی تقریر کو زیادہ دلچسپ اور دلکش بناتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ اس کے بیان کردہ دلائل سامعین کے ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ ایک مناظر کے لئے یہ سہولتیں یا تو بالکل میسر نہیں ہوتیں یا بہت کم ہوتی ہیں

مناظرہ میں چونکہ فریقین کے لئے اپنے اپنے دلائل بیان کرنے کے لئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس لئے مناظر یہی کوشش کرتا ہے۔ کہ وہ تھوڑے سے تھوڑے وقت میں زیادہ سے زیادہ دلائل بیان کر کے اپنے حریف کو مات دے سکے۔ اور اپنے دلائل بیان کرنے کے لئے اس کی تقریر کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے۔ کہ سامعین کی اکثریت کا دماغ ایک مناظر کے بیان کردہ دلائل کے انبار کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اس کے علاوہ علم النفس کی رو سے یہ بات بھی متحقق ہو چکی ہے۔ کہ ایک مقرر کے دل کی کیفیت کا اثر اس کے سامعین کے دلوں پر پڑتا ہے۔ ایک مخلص واعظ جب درد دل کے ساتھ اپنے سامعین کے سامنے کھڑا ہوتا ہے۔ تو اس کی تقریر سامعین کے دلوں میں بھی رقت اور درد پیدا کر دیتی ہے اور یہی درد سامعین کے روحانی امراض کی دوا بن جاتا ہے۔ مگر جہاں مقابلہ کی سپرٹ کارفرما ہو۔ اور ہار جیت کا سوال مدنظر ہو۔ وہاں روحانی لحاظ سے جو کامیابی ہو سکتی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ تبلیغی فتوحات کے میدان میں مناظرہ اتنا کامیاب سپاہی ثابت نہیں ہو سکا۔ جتنی کہ اس سے توقع کی جاتی تھی۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ ہمارے مبلغین کی تربیت زیادہ تر مناظرانہ رنگ میں ہوئی ہے۔ اور ان کو واعظانہ رنگ میں تربیت دینے کی طرف کم توجہ کی گئی ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ مناظرہ کے علاوہ اگر کسی جگہ عام لیکچر بھی ہو۔ تو وہ مبلغ جو عام طور پر مناظرانہ تقریروں کا عادی ہو چکا ہے۔ اس کے عام لیکچروں سے بھی مناظرانہ تقریر کی بو آتی ہے۔ وہ اپنی تقریر کی تیز رفتاری میں دلائل کی بارش برساتا ہوا گزر جائے گا۔ خواہ ان دلائل سے فائدہ اٹھانے والوں کی تعداد تھوڑی ہی کیوں نہ ہو۔ حالانکہ واعظانہ طرز خطابت اور مناظرانہ تقریر میں یہ فرق بھی ہوتا ہے۔ کہ ایک واعظ کا کام مناظر کی طرح محض دلائل بیان کرنا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کا یہ کام بھی ہوتا ہے کہ وہ ان دلائل کو سامعین کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کرے۔ ایک واعظ کی بیشک یہ کوشش نہ ہو۔ کہ وہ دلائل کی زیادہ تعداد بیان کرے۔ مگر یہ کوشش ضرور ہونی چاہیئے کہ اس کے دلائل سامعین کے ذہن نشین ہو جائیں۔ اور اس مقصد کے حصول کے لئے واعظ اپنی تقریر کو زیادہ سے زیادہ دلچسپ بناتا ہے۔ تاکہ سامعین کی توجہ جذب کر کے اپنا مفہوم ان کے دل میں اتار دے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ واعظ کبھی حسن قرأت سے کبھی خوش الحانی سے کبھی موزون اور برمحل حکایات اور واقعات سے اپنی تقریر کو ایسا دلکش بناتا ہے۔ کہ خواہ تقریر کتنی لمبی ہو۔ اس کی دلچسپی اس کی طوالت کا احساس نہیں ہونے دیتی۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ تقریر اپنی دلچسپی کی وجہ سے سامعین کی توجہ کو جس قدر زیادہ جذب کریگی۔ اتنا ہی زیادہ وہ واعظ کی تقریر اور اس کے دلائل سے بہرہ اندوز ہوں گے۔

## واعظ کے لئے ضروری امر

پس ایک واعظ کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ خوش الحان اور خوش بیان ہو۔ اسکی قرأت اچھی ہو۔ قرآن وحدیث کا عالم ہو۔ عربی کی فضیلت کے علاوہ فارسی کی استعداد بھی رکھتا ہو۔ علوم متداولہ سے بہرہ رکھتا ہو۔ نفسیات انسانی کا ماہر ہو۔ محض درسی کتب کا کیڑا نہ ہو۔ بلکہ اس کا عام مطالعہ اور عام واقفیت وسیع ہو۔ تاریخ اسلامی سے واقف ہو۔ تند مزاج اور ترشرو نہ ہو۔ خوش وضع اور صفائی پسند ہو۔ مختلف علاقوں کے رسم ورواج اور طرز تمدن سے آگاہ ہو۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ وہ مخلص ہو۔ عامل ہو۔ اور صاحب درد ہو۔ اس قسم کی صفات کے اگر معدودے چند واعظ بھی تیار ہو جائیں تو میرا خیال ہے۔ کہ وہ اپنی تعداد سے دس گنا زیادہ مناظروں سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔

احمدیت سے پہلے میں اہل حدیث تھا۔ مجھے یاد ہے کہ مولوی محمد علی نام اہل حدیثوں کے ایک واعظ ہوا کرتے تھے۔ جو اپنی خوش الحانی کی وجہ سے بہت شہرت رکھتے تھے۔ اور اگرچہ وہ الف لیلہ کے قصوں کی طرح بعض بے حقیقت قصے بھی بیان کرتے تھے۔ اور سامعین کو محض رلا دینا ہی اگر کامیابی کی دلیل سمجھا جائے۔ تو وہ ایک کامیاب ذاکر بھی تھے۔ (شیعوں میں جو ذاکر سامعین کو سب سے زیادہ رلائے وہ سب سے زیادہ کامیاب سمجھا جاتا ہے) تاہم ان کی خوش الحانی کا اتنا اثر تھا۔ کہ ضلع امرتسر کے مواضعات فتح پور۔ ویرووال۔ اور ضلع گوجرانوالہ اور ضلع فیروزپور کے اہل حدیثوں کی ایک خاصی تعداد انہی کی مجالس وعظ کی پیداوار ہے حالانکہ ایک واعظ میں جس قدر صفات ہونی چاہئیں ان میں سے صرف ایک آدھ ہی ان میں پائی جاتی تھی۔ پھر بھی قبولیت کا یہ عالم تھا۔ کہ لوگ دور دور ان کو بلاتے تھے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ایک ہمہ صفت موصوف واعظ ہو تو اس کا حلقۂ اثر کتنا وسیع ہوگا۔

## واعظ کے صفات

ایک واعظ کے صفات میں سے ایک صفت یہ بیان کی گئی ہے۔ کہ وہ خوش بیان اور خوش الحان ہو۔ اس کی قرأت اچھی ہو۔ اس کے لئے واعظین کو ٹریننگ دینی چاہیئے۔ قرأت پر حد سے زیادہ زور دینا اور باقی ضروریات سے لاپروائی برتنا بھی تکلف میں داخل ہے۔ مگر اس میں بھی شبہ نہیں کہ حسن قرأت اور خوش بیانی کو بالکل نظر انداز کر کے بھی ایک واعظ کما حقہ کامیاب نہیں ہو سکتا ؎

در سخن واجب است حسن بیان
حق ازآں گفت رتّل القرآن

حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ اور عبدالکریم ثانی یعنی حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ کی قرأت سن کر رہ چلتے مسافر کھڑے ہو جاتے تھے۔ اور ان کی حسن قرأت اور خوش الحانی بجائے خود تبلیغ کا کام دیتی تھی۔ پس ضرورت ہے۔ کہ ہماری جماعت میں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب اور حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ تعالےٰ عنہم کے مثیل اور نظیر پیدا ہوتے رہیں۔ اور جن مبلغین میں واعظین کے صفات خصوصی کے طبعی رجحانات پائے جائیں انہیں منتخب کر کے ان کی تربیت کی جائے۔

## مؤذن بھی خوش الحان ہونا چاہیئے

اسی سلسلہ میں مختصرًا عرض کر دینا بے محل نہ ہوگا۔ کہ ہماری مساجد کے مؤذن بھی بلند آہنگ اور خوش آواز ہونے چاہئیں۔ ان کی قرأت بھی اچھی ہو۔ بالخصوص مسجد مبارک اور مسجد اقصیٰ (جو شعائر اللہ میں سے ہیں) کے مؤذنین تو خاص طور پر جہیر الصوت اور خوش الحان ہوں۔ جس طرح ایک کلرک کی اسامی پُر کرتے وقت اس کی قابلیت اور بلاد کے سامنے اس کا اثر وجود ضروری خیال کیا جاتا ہے۔ اسی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مؤذنین اور واعظین کے انتخاب اور تقرر میں کوشش فرمائی کی ضرورت ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

## فارسی کی استعداد

جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا ہے کہ ایک واعظ کیلئے عربی کی فضیلت کے علاوہ کچھ فارسی کی استعدادبھی ضروری ہے۔ ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک مقرر نے جو عربی کے عالم متبحر تھے۔ فارسی اشعار بطور حوالہ بیان فرمائے۔ چونکہ ان کو فارسی میں دسترس نہ تھی۔ بعض جگہ تلفظ کی غلطی اور بعض جگہ اضافتوں کے تقدم و تاخر سے ایسی گڑبڑ پیدا ہوئی کہ شعر کا حسن اور مفہوم دونوں باطل ہو گئے۔ ہمارے فاضل مقررین سے اس قسم کی ادبی فروگذاشتوں کا ارتکاب کسی جگہ بھی نہیں ہونا چاہیئے اور جلسہ سالانہ کے موقع پر تو بالکل نہیں ہونا چاہیئے ؂

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

آج سے چند سال قبل نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ایک بورڈ مقرر ہوتا تھا۔ جو جلسہ سالانہ پر پڑھی جانے والی نظموں کو دیکھ لیا کرتا تھا۔ اگر جلسہ سالانہ کے موقع پر اس دستور کو پھر جاری کر دیا جائے تو میرے خیال میں بہت مفید ہو گا۔

فارسی کی استعداد ہمارے مبلغین کے لئے فارسی حوالہ جات کے لئے ممد ہو سکتی ہے۔ انسا ایک واعظ کو تصوف اور اخلاقی حکایات و تمثیلات اور مناجات کا مصالحہ بھی وہاں مل سکتا ہے۔ جس کے ذریعہ سے وہ اپنی تقریر کو دلچسپ اور مفید بنا سکتا ہے اس کے علاوہ ایران۔ افغانستان اور بخارا وغیرہ میں تبلیغ کے لئے بھی ہمارے مبلغین کا فارسی جاننا ضروری ہے۔ بعض دوست کہا کرتے ہیں کہ فارسی ایک مردہ زبان ہے۔ میں انہیں یہی جواب دیا کرتا ہوں۔ کہ اگر تنزل کے طور پر ہم مان بھی لیں کہ یہ ایک مردہ زبان ہے۔ تو اب تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس زبان کو استعمال کر کے زندہ کر دیا ہے۔ اور خدا نے قادیان کے دور میں اسے ایک نیا عروج حاصل ہو گا۔ سنسکرت اپنے وطن ہندوستان میں بھی غریب الوطن ہے۔ مگر پھر بھی ہندو قوم اس کے مردہ جسم میں روح پھونکنے کی کوشش کر رہی ہے کیا ہمارے لئے یہ ضروری نہیں کہ ہم فارسی کی جیتی جاگتی زبان کی تحصیل کر کے اس سے علمی فائدہ بھی اٹھائیں اور بعض ممالک میں تبلیغ کے لئے بھی اس سے کام لیں۔

مبلغین کی مختلف جماعتوں کے لئے ذیل کی فارسی کتب بطور نصاب مفید ہو سکتی ہیں۔ چند ایک کتب کا ذکر کر دیتا ہوں۔ بوقت ضرورت ان کی تفصیل پیش کی جا سکتی ہے۔

درثمین فارسی۔ درمکنون۔ گلستان سعدی کے منتخب حصص۔ بوستان سعدی کے منتخب حصص۔ ارباب مناجات۔ کریمائے سعدی۔ پندنامہ شیخ فریدالدین عطار۔ مثنوی مولانا روم کے منتخب حصص۔ دیوان فارسی حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی۔ دیوان فارسی حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری۔ مکتوبات امام ربانی رح۔

چونکہ طبائع اور استعدادیں مختلف ہوتی ہیں اسلئے ایک مناظر اس وقت تک کامیاب واعظ نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ ایک واعظ کے لوازم خصوصی اپنے اندر پیدا نہ کرے۔ بعض مبلغین صرف اچھے مناظر ہی بن سکتے ہیں۔ اور بعض اچھے واعظ۔ اور ایک تعداد مبلغین کی ایسی بھی ہو سکتی ہے جو مناظر اور واعظ دونوں کے صفات کی حامل ہو۔ علامہ حضرت حافظ روشن علی صاحب رضی اللہ عنہ مناظر بھی تھے اور واعظ بھی تھے۔ گویا وہ رزم و بزم دونوں میدانوں کے شہسوار تھے۔ پس رجحانات طبعی اور مختلف استعدادوں کے لحاظ سے واعظین اور مناظرین کو دو الگ جماعتوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ مختصراً جو میں عرض کرنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ ایک مناظر کی تلوار سب کو نظر آتی ہے۔ اس لئے لوگ مدافعت کی خاطر اس کے مقابلے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ایک اچھے خطیب اور واعظ کی تلوار اگرچہ مناظر کی تلوار کی نسبت زیادہ جوہر دار ہوتی ہے۔ مگر وہ نظر نہیں آتی۔ اس لئے اس کی کاٹ زیادہ ہوتی ہے۔ پس ضرورت ہے کہ ایسے خطیب اور واعظ پیدا کئے جائیں جو حکمت اور موعظت کے ساتھ فریضہ تبلیغ بطریق احسن ادا کر سکیں +

## پیغامیوں کے حلفی بیان دینے والے بعض گواہوں کی حقیقت

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغام پارٹی نے اپنے خطبہ جمعہ (مطبوعہ پیغام صلح ۲۵ راکتوبر) یہ دعویٰ کیا ہے کہ:۔

"جب یہ بات پہلے پہل کہی گئی تو اسی وقت ستر حلفی بیان ہماری طرف سے ان لوگوں کے شائع ہوئے۔ جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت کی تھی کہ ۱۹۰۱ء میں حضرت صاحب کے عقیدہ میں ہم کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی"!

اسی طرح جو اعلان غیر مبایعین نے اس بارہ میں شائع کر رکھا ہے۔ اس میں بھی ان کی طرف سے یہی لکھا گیا ہے کہ "ہم یہ بھی حلفی شہادت ادا کرتے ہیں کہ ہم نے نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے مسیح موعود کی بیعت کی"!

حالانکہ غیر مبایعین کا یہ دعویٰ واقعات کی رو سے سراسر باطل ہے۔ کیونکہ ان ستر اشخاص میں سے کئی حلاف ایسے ہیں جنہوں نے "۱۹۰۱ء سے پہلے بیعت" ہی نہیں کی۔ میں بطور نمونہ دو گواہ پیش کرتا ہوں۔ (۱) اہل پیغام نے اپنے اشتہار "پبلسٹی ۱۲" میں گیارھویں نمبر پر شیخ ضیاء اللہ صاحب گجراتی ہیڈ ماسٹر کا نام بطور گواہ درج کیا ہے۔ مگر انہوں نے ۱۹۰۲ء میں بیعت کی جیسا کہ اخبار الحکم ۳ جولائی ۱۹۰۲ء سے ظاہر ہے (۲) نمبر ۱۰ پر سید لعل شاہ صاحب برق پشاور کا نام درج ہے۔ ان کی بیعت ۱۹۰۳ء کی ہے۔ جیسا کہ اخبار الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء سے ثابت ہے۔

پس جن پیغامی حلاف کی حلفیہ شہادت اپنے ایمان و بیعت کے متعلق ہی خلاف واقعہ ہو۔ یعنی بیعت تو ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۳ء وغیرہ میں کی مگر حلفاً یہ کہدیا کہ "ہم نے نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی ان کی شہادت کی حیثیت کیا ہو گی۔

اسکے علاوہ جن ستر کے اسماء بطور گواہ درج کئے گئے۔ ان میں سے بعض کے نام بغیر ان کے علم کے مولوی محمد علی صاحب نے از خود درج کر لئے۔ حالانکہ وہ مبایع تھے۔ مثلاً۔ یعنی گواہ نمبر ۳۶ بابو اللہ بخش صاحب آفیسر منشی جہلم۔ چونکہ غیر مبایعین کے دلائل ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس لئے ان کا "اثر" بھی کچھ نہیں ہوتا۔ جیسا کہ مولوی محمد علی صاحب نے خود لکھا ہے کہ جماعت قادیان پر ہمارے "دلائل کا اثر بہت کم ہے۔ گویہ بھی جانتا ہوں کہ ہم ان کو حق ابتک پہنچا بھی نہیں سکے"! (پیغام صلح ۱۷ دسمبر ۱۹۴۳ء)

پس غیر مبایعین کا فرض ہے کہ وہ ان پیش کردہ ستر گواہوں کی نسبت پہلے یہ ثابت کریں کہ:۔

اوّل:۔ وہ واقعی نومبر ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیعت شدہ ہیں۔

دوم:۔ نومبر ۱۹۰۱ء سے پیشتر انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر کتب و اشتہارات وغیرہ کا مطالعہ کیا ہوا تھا۔ اور ان کے مضامین مندرجہ بارہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا انہیں پوری طرح علم تھا۔

سوم:۔ انہوں نے بار بار قادیان آ کر صحبت امام ہمام سے استفادہ کیا۔ اور حضور سے براہ راست بھی عقائد و دلائل جاننے کا موقعہ پایا۔

چہارم:۔ جن کے نام شہادت میں درج ہیں انہوں نے شہادت کے تمام مضمون کو پڑھ کر اور سمجھ کر دستخط کئے۔ یعنی یہ نہ ہو کہ خود ہی نام درج کر کے شائع کر دیئے گئے ہوں

خاکسار:۔ سید احمد علی سیالکوٹی

## حضرت ابراہیمؑ یہودی نہیں تھے

بعض لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو یہودی ثابت کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ایسا ادعا کیا جاتا تھا۔ قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے اس کی یوں تردید فرمائی ہے۔ ماکان ابراھیم یھودیا و لانصرانیا ولکن کان حنیفا مسلما۔ اور یہ دلیل بیان فرمائی ہے کہ تورات و انجیل حضرت ابراہیم کہیں بعد نازل ہوئیں۔ اس صورت میں انہیں یہودی یا نصرانی قرار دینا کیسے درست ہو سکتا ہے ذیل میں انگلستان کے مشہور و معروف محقق ریپلے (Repley) کی کتاب (The Omnibus Believe it or Not) کے ایک صفحہ کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ جس میں اس نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو واضح طور پر غیر یہودی ثابت کیا ہے۔

"ابراہیم یہودی نہ تھے" کے عنوان کے ماتحت وہ لکھتا ہے "ابراہیم اُر (Ult Kaadim) بابل کے باشندہ تھے۔ اسلئے بابلی ٹھہرے۔ ابراہیم جا اصل میں ابرام تھا۔ ایک مخصوص بابلی نام ہے۔ جس کا عبرانی میں کوئی مطلب نہیں۔ اگرچہ حضرت ابراہیمؑ کے عبرانی ہونے میں بھی شک کی گنجائش ہے۔ مگر تمام علماء تورات اس بات پر متفق ہیں کہ لفظ "یہودی" کو حضرت ابراہیم کے وقت میں کوئی جانتا بھی نہ تھا (مسیح سے دو ہزار آٹھ سو برس قبل) "یہودی" کی اصطلاح ابراہیمؑ کی وفات کے اٹھارہ صدیاں بعد معرض وجود میں آئی یہ جودیا کی ریاست جو فلسطین کے جنوب میں ہے کے رہنے والوں کے متعلق استعمال کی جاتی تھی۔

لفظ یہودی تورات میں سب سے پہلے سلاطین ۲-۱۶ میں آیا ہے جو مسیح سے قریباً چھ صدیاں پہلے لکھی گئی) اور سب سے پہلے استھر ۱۱-۵ میں ایک فرد کی نسبت استعمال ہوا ہے۔ اور استھر کی کتاب مسیح کی وفات کے بعد پہلی صدی میں لکھی گئی۔ یعنی حضرت ابراہیم کے ۲۰۰۰ برس بعد"!

خاکسار:۔ نصیر احمد خان۔ ایف سی کالج لاہور

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# مطالبہ وقف جائیداد تحریک جدید

گذشتہ جمعہ کے خطبہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جماعت سے جائیدادیں وقف کرنے کا پھر مطالبہ فرمایا ہے۔ اس آواز پر لبیک کہنا عملاً اس عہد کو پورا کرنا ہے۔ جو بیعت کے وقت ہر احمدی خلیفۂ وقت سے کرتا ہے۔ "سب چیزیں اللہ تعالیٰ کا ہی عطیہ ہیں۔ اور وہ ان سب کا معطی ہے۔ اسلام انسان سے یہ مطالبہ کرتا ہے۔ کہ وہ خدا کی رضا کے لئے سب چیزوں کو قربان کر دے۔ مگر خدا کی رضا کو کسی اور چیز پر قربان نہ کرے۔ اگر وہ مال جسے تم محنت سے کماتے ہو۔ یا تمہاری تجارتیں جن میں نقصان ہو جانے کا تمہیں خطرہ ہوتا ہے۔ یا تمہارے گھر جن کو تم پسند کرتے ہو۔ اللہ اور اسکے رسول اور اللہ کی رضا کے لئے کوشش کرنے کی نسبت تمہیں زیادہ پیارے ہیں۔ تو تم مومن نہیں ہو۔ تم انتظار کرو اس وقت کا جب خدا تعالیٰ تمہارے متعلق کوئی فیصلہ کر دے۔ اور اللہ عہد شکن لوگوں کو کامیاب نہیں کرتا۔"

اس مطالبہ پر ہر احمدی کو چاہیئے۔ کہ جس کے پاس جائیداد ہے۔ وہ جائیداد وقف کرے۔ جس کے پاس روپیہ ہے۔ وہ روپیہ وقف کرے۔ اور جس کی آمد ہے۔ وہ ہر سال کے جس قدر مہینوں کی آمد وقف کر سکتا ہو۔ کر دے۔ دوست جلدی کریں۔ اور وقف جائیداد کی اطلاع بہت جلد بنام انچارج تحریک جدید بھیجدیں۔ تا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت میں ان کے نام دعا کے لئے پیش کئے جائیں۔ (انچارج تحریک جدید)

# انصار سلطان القلم کے تیسرے تحریری مقابلہ کا نتیجہ

## چوتھے مقابلے کا اعلان

خدام الاحمدیہ کے سال ہفتم میں شعبۂ تعلیم کے زیر اہتمام بفضلہ تعالیٰ انصار سلطان القلم کے تین تحریری مقابلے بخیر و خوبی ہو چکے ہیں۔ یہ مقابلے نوجوان مضمون نگاروں کی حوصلہ افزائی۔ مشق اور ترقی کے لئے نہایت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ امید ہے۔ کہ خدام اس نہایت بابرکت اور فائدہ بخش تحریک میں بیش از پیش حصہ لینگے۔ چوتھے تحریری مقابلے کے لئے یہ موضوع تجویز کیا گیا ہے۔ کہ "امن عالم کا واحد ذریعہ احمدیت ہے۔" احباب اپنے مضامین جو دس صفحے فلسکیپ کے قریب ہوں یکم فتح ۱۳۲۳ ہش دسمبر ۱۹۴۴ء تک بھجوا دیں۔

گذشتہ مقابلے کا نتیجہ پیش ہے۔ اس کے لئے مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ کو فیصلے کے لئے درخواست کی گئی تھی:-

(۱) جناب نسیم سیفی صاحب واقف تحریک جدید $\frac{82}{100}$ اول (۲) مولوی مقبول احمد صاحب مولوی فاضل $\frac{80}{100}$ دوم (۳) اخوند فیاض احمد صاحب $\frac{75}{100}$ سوم۔ (۴) مولوی غلام احمد صاحب فرخ $\frac{72}{100}$ (۵) میاں محمود احمد صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاہور $\frac{65}{100}$ (۶) جناب سلطان محمود صاحب شاہد $\frac{57}{100}$ (۷) حوالدار کلرک نعیم اللہ صاحب ۱۶ ے۔ بی۔ پی۔ او۔ $\frac{50}{100}$۔ اول دوم اور سوم احباب کو جلد انعامات پیش کر دیئے جائیں گے۔ اور اول مضمون کو ریویو آف ریلیجنز میں شائع کرا دیا جائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ خلیل احمد

# دیہاتی مبلغ

تحریک جدید کے جو دیہاتی مبلغ تیار کئے جا رہے ہیں۔ ان کے بارہ میں بعض جماعتوں کی طرف سے درخواستیں موصول ہو رہی ہیں۔ کہ ان کو فارغ التحصیل ہونے کے بعد ان کے ہاں لگایا جائے۔ ایسی درخواستوں کے متعلق بموجب فیصلہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ مبلغین کو ان کے اپنے ضلع میں مقرر نہیں کیا جائیگا۔ اس قسم کی درخواستیں جو جماعتیں بھجوا رہی ہیں۔ وہ اپنے مبلغ کو بدنام کرتی ہیں۔ کیونکہ شبہ ہوتا ہے۔ کہ اس کا محرک مبلغ ہے۔ اور اس طرح اس مبلغ کی دیانت پر شبہ پیدا ہو جاتا ہے۔

(انچارج تحریک جدید)

# وصیتیں

نوٹ:- وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

۷۶۵۹ع۔ منکہ ولایت محمد ولد چودھری سردار خاں صاحب قوم جٹ چٹھہ پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۷ء ساکن مدرسہ چٹھہ ڈاکخانہ کوٹ ہرا ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ $\frac{۷}{۴۴}$ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری کوئی غیر منقولہ جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضلہ تعالیٰ زندہ ہیں۔ میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ ۶۹/- روپے ہے۔ میں اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ میں یہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ انشاء اللہ۔ اس کے علاوہ اگر میرے مرنے پر کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میں اپنی ماہوار آمد کی کمی بیشی کی اطلاع دفتر بہشتی مقبرہ کو دیتا رہونگا۔ العبد۔ حوالدار کلرک ولایت محمد $\frac{۸}{۱۵}$ پنجاب رجمنٹ کاکول۔ گواہ شد محمد شفیع سلیم حوالدار کلرک کاکول۔ گواہ شد ظہور الدین باجوہ حوالدار کاکول۔

۷۶۷۱ع۔ منکہ برکت علی ولد شیخ الٰہی بخش صاحب قوم شیخ قانونگوئی پیشہ زمینداری عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت تقریباً ۱۹۲۱ء ساکن رحیم آباد ڈاکخانہ کلانور ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم اکتوبر ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:- میری جائیداد اس وقت اراضی ۱۷ گھماؤں ۶ کنال واقع مواضعات ذیل موضع ساہدانوالی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور ۸ گھماؤں ۴ کنال موضع رحیم آباد تحصیل بٹالہ ۷ کنال واقعہ قصبہ کلانور تحصیل گورداسپور ۸ گھماؤں ۳ کنال یہ اراضی ملکیتی ہے۔ اور میری خود پیدا کردہ ۱۷ گھماؤں واقعہ مواضعات ساہدانوالی و قصبہ کلانور والی ہے۔ اور جدی ۷ کنال واقعہ موضع رحیم آباد والی ہے۔ اس کے علاوہ اراضی ۴ گھماؤں واقعہ رحیم آباد مبلغ ۴۰۰۰/- روپیہ ہم تین بھائیوں کے نام بحصہ مساوی ہے۔ اور اس کا زر رہن مبلغ ۱۳۳۳/۵/۴ میرے حصہ میں آتا ہے۔ میرے ذمہ اس وقت ۷۰/- روپے قرضہ ہے۔ وہ منہا کر کے باقی زر رہن میں سے ۱۲۶۳/۵/۴ روپے رہ جاتے ہیں۔ یہی اپنی اس جائیداد اراضی ملکیتی ۱۷ گھماؤں ۶ کنال اور زر رہن مبلغ ۱۲۶۳/۵/۴ روپے اور اس کے علاوہ مبلغ ۵۰ روپے جو میرے ایک بینک میں بطور امانت ہیں۔ کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اس میں سے جس قدر حصہ اپنی زندگی میں ادا کر جاؤں۔ وہ منہا کر کے باقی حصہ میری وفات پر میرے ورثاء ادا کرنے کے حقدار ہوں گے۔ اس کے علاوہ جو جائیداد بوقت وفات میری ثابت ہو۔ اس کے $\frac{۱}{۱۰}$ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ مگر جائیداد غیر منقولہ میں سے جو میری خود پیدا کردہ ہے۔ صدر انجمن احمدیہ اپنا حصہ اس میں سے پورا کر سکتی ہے۔ العبد برکت علی۔ گواہ شد شیخ عبد الحق صاحب ساکن وڈالہ بانگر حال قادیان دار البرکات۔ گواہ شد سردار علی ولد شیخ علی گوہر۔

۷۶۱۵ع۔ منکہ برکت علی مدرس ولد چودھری پیر محمد صاحب قوم جٹ سدھو۔ پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن

# حضرت مصلح موعود کی آخری تنبیہ

"ہماری جماعت میں تبلیغ کے متعلق خطرناک طور پر سستی پائی جاتی ہے۔ جماعتوں کا فرض یہ ہے کہ وہ اس کو دور کرنے کی کوشش کریں۔"

"ہماری جماعت کا ہر سیکرٹری ہر خطیب اسکو دوہراتا رہے۔ کہ ہندوستان کی جماعت کو بڑھاؤ ورنہ خطرہ ہے۔ کہ وہ مصطفےٰ تعلیم جو تیرہ سو سال کے بعد آئی۔ ایسے ہاتھوں میں چلی جائے۔ جو اسکو ناپاک کر دیں۔" خدا تعالیٰ نے ہم پر فرض کر دیا ہے۔ کہ ہم اپنی جانوں اور مال سے اسکے دین کی تبلیغ کریں۔ ہمارے پاس سستا تبلیغی لٹریچر موجود ہے۔ اس لئے ہمارے مرد و زن پر فرض ہے۔ کہ وہ اسکی خوب اشاعت کریں۔

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

Digitized By Khilafat Library Rabwah

انجمن احمدیہ کو یہ اختیار ہوگا۔ کہ میرے ورثاء سے وہ باقی روپیہ وصول کرلے۔ العبد نشان انگوٹھا دولت بی بی

تلونڈی جھنگلاں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۹-۴۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائیداد ہے۔ اراضی قریباً ۱۵ گھماؤں ہے۔ جس میں سے میں نے اپنی مرضی سے اپنی والدہ صاحبہ کو اراضی دو گھماؤں دے دی ہوئی ہے۔ گویا میرے پاس اس وقت ۱۳ گھماؤں ہے۔ اس کے علاوہ میری اور ایک کنال زمین قادیان محلہ دار الیسر بر لب سڑک جس کا خانہ ۱۹ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میری ماہوار آمد مبلغ ۱۱ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ اور میری وفات کے وقت جو جائیداد میری ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد برکت علی۔ گواہ شد علی محمد اصحابی موصی اسسٹنٹ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد اہلیہ موصی مسماۃ نواب بی بی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد والدہ موصی نشان انگوٹھا۔

۷۶۲۰ منکہ دولت بی بی زوجہ شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کبیر قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۹ء ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸ جولائی ۱۹۴۴ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:- میری جائیداد بصورت زیور طلائی کڑے ایک جوڑی وزنی ۷ تولہ در -/۷۰ روپیہ فی تولہ کل قیمت -/۴۹۰ روپے۔ ایک جوڑی بالیاں قیمتی مبلغ -/۱۰ روپے کل قیمت مبلغ -/۵۰۰ روپیہ اور مبلغ -/۵۰۰ روپیہ نقد میرے خاوند کے ذمہ قرضہ ہے۔ کل جائیداد ایک ہزار روپیہ کی ہے۔ میں اس جائیداد کے متعلق یہ وصیت کرتی ہوں۔ کہ اس کا ۱/۱۰ حصہ صدر انجمن احمدیہ کو اپنی زندگی میں ادا کردونگی۔ اور مبلغ -/۵ روپے ماہوار ادا کرتی رہونگی اس کے بعد اگر کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ یا میری وفات پر ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور میری یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ میرا حق مہر مبلغ -/۳۲ روپے ہے۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نوٹ:- مکرر یہ کہ اگر میں اپنی زندگی میں حصہ وصیت ادا نہ کرسکوں۔ یا اس کا کوئی جزو باقی ہو۔ تو صدر

## وی پی نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے

جن خریداران الفضل کا چندہ ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ انہیں سرخ پنسل کے نشان سے اطلاع ہو چکی ہوگی۔ احباب کو چاہیئے۔ کہ فوراً رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال فرماویں۔ یا وی۔ پی وصول کرنے کے لئے تیار رہیں۔ جو نومبر کے پہلے ہفتہ میں ارسال ہوں گے۔ (مینیجر الفضل)

## خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری گذارش

ہمیں افسوس سے عرض کرنا پڑتا ہے۔ کہ بعض خریداران الفضل ہماری متواتر گذارشات کے باوجود نہ خود چندہ ارسال کرتے ہیں۔ اور نہ دفتر کے بھیجے ہوئے وی۔ پی وصول کرتے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہے۔ کہ الفضل کو خواہ مخواہ نقصان پہنچتا ہے۔ ہم ایسے احباب سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ اس قسم کے نقصان رساں طریق سے احتراز فرماویں۔ اور اگر وہ رقم بروقت بذریعہ منی آرڈر ارسال نہیں کر سکے۔ تو وی۔ پی کا وصول کرنا بہرحال ضروری ہے۔ (مینیجر الفضل)


## بیچنے سے انکار

مفرد یا مرکب ڈاکٹری دوائیں بیچنے سے انکار کرنا جبتک کہ کوئی معقول عذر موجود نہ ہو "ڈرگ کنٹرول آرڈرز" کی رو سے جرم ہے۔

## معقول عذر کے معنی کیا ہیں؟

یہ یاد رکھئے۔ کہ زیادہ تر دوا فروش ایمانداری ہی سے کام لیتے ہیں۔ بلیک مارکٹ یا چور بازار صرف تھوڑے سے خود غرض لوگوں کا پیدا کیا ہوا ہے اگر کسی مشہور دوا فروش کے پاس کوئی دوا صرف محدود مقدار میں موجود ہو۔ تو وہ اخلاقی طور پر اس بات کا خیال رکھنے پر مجبور ہے۔ اور قانوناً بھی حق رکھتا ہے۔ کہ دوا انہی لوگوں کو دے۔ جو اس کے سب سے زیادہ ضرورتمند ہوں یا اپنی ضروریات کیلئے اسی پر بھروسہ کرتے ہوں۔ قانون اسے مجبور نہیں کرتا۔ کہ کسی نہایت اہم دوا کی آخری شیشی پہلے ہی گاہک کے ہاتھ فروخت کردے۔ جبتک کہ اسے واقعی اسکی ضرورت نہ ہو۔ لیکن اگر آپکے پاس اس شبہ کیلئے کوئی بنیاد موجود ہو کہ دوا فروش نے اس اختیار کا بے جا یا ناجائز استعمال کیا۔ تو معاملے کی اطلاع اپنے علاقے کے ڈرگز لائسینسنگ افسر کو کیجئے

DRUG CONTROL INDIA

دینا بیس قیمتوں کی فہرست جو ہر دوا فروش نمایاں جگہ لگا دیتے ہیں درج ہے

CONTROL

محکمہ "انڈسٹریز اینڈ سول سپلائیز" نئی دہلی نے شائع کیا

## شباکن

## ملیریا کی کامیاب دوا ہے

کونین کے اثرات بد کا شکار ہوئے بغیر اگر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں۔ تو شباکن کا استعمال کریں۔ قیمت یکصد قرص عہ پچاس قرص ۱۳ ار

دواخانہ خدمت خلق قادیان


باجلاس جناب چوہدری حمید اللہ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوم فیروز پور

لشن سنگھ۔ سنتا سنگھ پسران جیمل سنگھ جوگندر سنگھ نابالغ ولد ... سنگھ بولایت لشن سنگھ رفیق مقدمہ نابالغ اقوام جٹ ساکنان گوردتی والا تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور مدعیان۔

بنام

(۱) سید محمد علی شاہ۔ (۲) عابد حسین شاہ۔ (۳) اقبال حسین شاہ۔ (۴) اصغر علی شاہ۔ پسران سید محمد حسین شاہ اقوام سید ساکنان گوردتی والا تحصیل زیرہ ضلع فیروزپور۔

دعویٰ دخلیابی اراضی زرعی تعدادی ۱۲۲ کنال ۱۵ مرلے واقعہ رقبہ گوردتی والا مدعا علیہم

مقدمہ بعنوان بالا میں عدالت کو اطمینان ہوگیا ہے۔ کہ مدعا علیہ ۲ عابد حسین شاہ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی لہٰذا اسکے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۴۴ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہ کریگا۔ تو اسکے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آویگی۔

آج مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء بہ ثبت میرے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — (مہر عدالت)

باجلاس جناب چودھری حمید اللہ صاحب بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی پی سی ایس سب جج بہادر درجہ دوم فیروزپور

دیوا سنگھ ولد گیان سنگھ ذات جٹ ساکن کوٹ کرنشٹ بھن تحصیل فیروزپور مدعی

بنام

(۱) بچن سنگھ ولد چندا سنگھ ذات جٹ۔ (۲) سنتا سنگھ ولد سروپ سنگھ۔ (۳) سرون سنگھ ولد دیدار سنگھ اقوام جٹ ساکنان گودھو والہ ریاست بہاولپور۔ مدعا علیہم۔

دعویٰ دخلیابی بگہہ

مقدمہ بعنوان بالا میں عدالت کو یقین ہوگیا ہے۔ کہ سنتا سنگھ مدعا علیہ ۲ کی تعمیل معمولی طریقہ سے نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا اسکے خلاف اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۴۴ء کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر عدالت آکر پیروی و جوابدہی مقدمہ نہ کرے گا۔ تو اس کے خلاف یکطرفہ کارروائی عمل میں آویگی۔

آج مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۴ء بہ ثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم — (مہر عدالت)

Digitized By Khilafat Library Rabwah

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

پرل ہاربر ۳۱ اکتوبر۔ بحرالکاہل کے کمانڈر انچیف نے اعلان کیا ہے کہ فلپائنز کے سمندر میں ۵۸ جاپانی جہاز غرق ہوئے۔ یا انہیں نقصان پہنچایا گیا۔ امریکہ کے بھی ۶ جہاز کام آئے۔ اس بات کا امکان ہے کہ مزید اطلاعات پر ان اعداد و شمار میں رد و بدل ہو سکے۔ فلپائنز میں جنرل میک آرتھر کے ہیڈ کوارٹر سے اعلان ہوا ہے۔ کہ امریکی فوجیں ڈگامی میں داخل ہو گئی ہیں۔ جو جزیرہ لے ٹی میں ایک مضبوط جاپانی مورچہ تھا۔ تمام اہم مقامات اتحادیوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ لنڈن کے اخبارات نے اس خبر کو لمبی چوڑی سرخیوں سے شائع کیا ہے کہ امریکہ جاپان کے خلاف یورانیم استعمال کرنے والا ہے۔ یہ بم جرمن پر دار بم سے زیادہ خطرناک ہوگا۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ دیہات میں پرائیویٹ ذرائع سے ایندھن کی بہم رسانی میں اضافہ کی غرض سے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ہر زمیندار کو اپنی اراضی کے چار یا پانچ فی صدی حصہ پر درخت اگانے کی اجازت دی جائے۔ اور جو رقبے اس مقصد کے لئے علیحدہ کئے جائیں ان سے متعلق مالیہ اراضی اور آبیانہ معاف یا کم کر دیا جائے۔

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ معتبر اطلاعات کے مطابق قحط زدہ علاقوں کی امداد کے لئے حکومت کی طرف سے درآمد کردہ ملائی اتارے ہوئے دودھ کا ۰۰۰ ا ٹن سفوف عنقریب ہندوستان پہنچنے والا ہے۔ اس مقدار میں سے ۲۵۰ ٹن سفوف ٹراونکور۔ کوچین اور مالابار کے لئے مخصوص ہے۔ اور باقی سفوف بنگال بہار اور دوسرے ضرورت مند علاقوں کو بھیجے جانے کی توقع ہے۔

سٹاک ہالم ۳۱ اکتوبر۔ جرمن سائنسدانوں نے آنکھ کی ایک نئی دوائی ایجاد کی ہے جس کے استعمال سے انسان بلی کی طرح رات کے اندھیرے میں بھی دیکھ سکے گا۔ اس سے رات کو پرواز کرنے والا اندھیرے میں پہلے سے تین گنا فاصلہ پر دشمن کے ہوائی جہاز کو دیکھ سکے گا۔ اس دوائی کی وسیع پیمانے پر تیاری شروع کر دی گئی ہے۔

نیویارک ۳۱ اکتوبر۔ جرمن ایک نئی زہریلی گیس کا تجربہ کر رہے ہیں۔ اس کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ہوا سے فوجوں پر پھینکی جاتی ہے اور نقابوں کے اندر مار کرتی ہے۔ جرمنی میں ۹۰ بڑی بڑی فیکٹریاں زہریلی گیس تیار کر رہی ہیں۔

اور ان میں ہزاروں مزدور کام کر رہے ہیں

نئی دہلی ۳۱ اکتوبر۔ جسٹس بلیکر کی جگہ مسٹر جسٹس ایرک ماریٹن کو لاہور ہائیکورٹ کا مستقل اور مسٹر جی ڈی کھوسلہ سیشن اینڈ ڈسٹرکٹ جج کو قائم مقام جج مقرر کیا ہے۔

ماسکو ۳۱ اکتوبر۔ لٹویا میں جرمن کئی میل پیچھے ہٹ گئے ہیں۔ اور بڈاپسٹ سے ۵۴ میل مغرب ہنگری کے ایک شہر پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔ یونان کے ایک شہر پر بھی قبضہ کر لیا گیا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ سارے بلجیئم کو محوریوں کے چنگل سے آزاد کرایا جا چکا ہے۔ ابھی تک اس خبر کی تصدیق نہیں ہوئی۔ چالیس ہزار کنیڈین اور سکینڈ برٹش آرمی حملوں کی وجہ سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ جرمن خبر رساں ایجنسی نے اعلان کیا ہے کہ ملوس (یونان) میں مقیم جرمن فوج نہایت خونریز لڑائی میں معروف ہے اتحادی فوجیں بحری توپخانہ اور ہوائی فوجوں کی امداد سے وہاں اتر گئی ہیں ملوس کا جزیرہ یونان کی سرزمین سے ۰ ۷ میل کے فاصلہ پر ہے۔

پشاور ۳۱ اکتوبر۔ کل ڈاکٹر خان صاحب سابق وزیراعظم صوبہ سرحد ریلوے سٹیشن پر ادھر ادھر دوڑ کر سی آئی ڈی کانسٹیبل کی تلاش کرتے رہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس پولیس کانسٹیبل نے ڈاکٹر صاحب کے مہمان مسٹر ایس اے بریلوی پریذیڈنٹ آل انڈیا نیوز پیپر ایڈیٹرز کانفرنس سے بدسلوکی کی۔ وہ ان سے متواتر یہ پوچھتا رہا کہ آپ کا نام اور پتہ کیا ہے۔ پولیس کانسٹیبل خوش قسمت تھا کہ ڈاکٹر خان صاحب کے ہاتھ نہ آیا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ "آبزرور" کا سپیشل نامہ نگار ایران سے لکھتا ہے۔ کہ ایرانی گورنمنٹ نے جنگ کے دوران میں روس۔ برطانیہ اور امریکہ کو تیل کے متعلق مراعات دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس سے ایران کی موجودہ گورنمنٹ کے ٹوٹنے کا خطرہ ہے۔ طہران عنقریب انقلاب کی آماجگاہ بننے والا ہے۔ جس کے دوران میں وزیراعظم سعید کو ان کے عہدے سے موقوف کر دیا جائے گا۔

لاہور ۳۱ اکتوبر۔ ٹیکسٹائل کمشنر کی بنائی ہوئی

نئی کوٹا سکیم کا اعلان کیا گیا ہے۔ پنجاب کے علاقہ میں پنجاب۔ سرحد۔ دہلی۔ کشمیر اور پنجابی ریاستیں شامل ہیں۔ اس کی آبادی کے لحاظ سے ۸ اگز فی کس سالانہ کے حساب سے کوٹا ملے گا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ یہاں اس بات کا چرچا ہے کہ لارڈ ٹیمپل لارڈ ویول کی جگہ وائسرائے ہند مقرر کئے جائیں گے۔ مگر نئی دہلی اور لنڈن کے سرکاری حلقے اس خبر کی تصدیق نہیں کرتے

بمبئی ۳۱ اکتوبر۔ آج گورنمنٹ ہند کے راشننگ ایڈوائزر مسٹر کربی نے ایک تقریر کے دوران میں انکشاف کیا۔ کہ ہندوستان کے ۰ ۷ ۴ شہروں میں جن کی مجموعی آبادی ۴ کروڑ ۳۰ لاکھ ہے۔ راشننگ جاری کیا جائے گا۔

سری نگر ۳۱ اکتوبر۔ اصلاحات کے متعلق شاہی کمیشن کا اجلاس ۲۷ اکتوبر کو منعقد ہوا تو تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ کی نسبت صدر کمیشن اور کمیشن کے ممبروں کے اختلافات بہت نمایاں ہو گئے۔ صدر چاہتے تھے کہ ممبر رپورٹ پر دستخط کر دیں۔ اور اگر کسی کو اختلاف ہو۔ تو وہ بعد میں اپنا اختلافی نوٹ لکھ سکتا ہے۔ لیکن ممبروں نے یہ قرار دیا کہ رپورٹ مرتب کرنے کا یہ طریق غلط ہے۔ بلکہ صحیح طریق یہ ہے کہ جو حصہ کثرت رائے سے پاس ہو اسے رپورٹ کا حصہ سمجھ لیا جائے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے جرمنوں نے ایک نئی قسم کا ہوائی جہاز مکمل کر لیا ہے۔ یہ لڑاکا ہوائی جہاز ہے جو ۸۰۰ سے ایک ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑ سکتا ہے۔

کولمبو ۳۱ اکتوبر۔ ایڈمرل مونٹ بیٹن نے شمالی برما میں نیا حملہ شروع کر دیا ہے۔ چینی فوجیں بھامو روڈ پر مقبوضہ جاپانی علاقہ میں ۵۶ میل آگے بڑھ چکی ہیں۔ دیگر رقبوں کی طرح اس رقبہ میں بھی جاپانی معمولی مزاحمت پیش کر رہے ہیں۔ گزشتہ چند ہفتوں کی جنگی سرگرمیوں کے باعث برما کا ۲۰۰۰ مربع میل علاقہ جاپانیوں سے آزاد کرا لیا گیا ہے۔

امرت سر ۳۱ اکتوبر۔ بابا جھنڈا سنگھ مجسٹریٹ فسٹ کلاس کی عدالت میں بابا گوردت سنگھ آف کاما گاٹا مارو کا مقدمہ جب پیش ہوا۔ تو پبلک پراسیکیوٹر نے مجسٹریٹ کو مطلع کیا۔ کہ پنجاب گورنمنٹ نے مقدمہ واپس لینے کا فیصلہ کر لیا ہے اس پر بابا گوردت سنگھ کو بری کر دیا گیا۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ آج پھر لوکون پر حملہ کیا ادھر دو دستے برلن پر دو الگ الگ ٹکڑوں میں حملہ کرنے گئے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ مغربی مورچہ پر انٹورپ کا رستہ کھولنے کے لئے جو لڑائی ہو رہی تھی وہ ختم ہو گئی ہے۔ شیلٹ پر ہمارا پورا قبضہ ہو گیا ہے۔ شیلٹ کے دہانہ کی دوسری طرف جرمن فوج کو سمندر کی طرف دھکیل کر ۵ مربع میل کے حلقہ میں گھیر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۳۱ اکتوبر۔ پہلی کینیڈین فوج نے روزنڈال کو آزاد کرا لیا ہے۔ اور جرمن فوجیں بارودی سرنگیں بچھاتی اور روکیں پیدا کرتی ہوئی پیچھے ہٹ رہی ہے۔

ماسکو ۳۱ اکتوبر۔ روسی فوج نے ہنگری کے میدانوں میں بڑھتے ہوئے۔ ایک اہم مقام پر قبضہ کر لیا ہے۔

واشنگٹن۔ فلپین کی شاندار فتح کے بعد جاپانی جہازوں پر ایک اور کاری ضرب لگائی گئی ہے۔ منیلا کی بندرگاہ میں جو جہاز چھپے ہوئے تھے ان پر ہوائی جہازوں نے حملہ کر کے ایک کروزر کو ڈبو دیا۔ اور دو کو نقصان پہنچایا ۔ ۹۰ ہوائی جہاز [illegible] تباہ کر دیئے

## لیگوس میں نیا احمدی مبلغ اسلام بخیریت پہنچ گیا

مکرم حکیم فضل الرحمن صاحب نے بذریعہ تار اطلاع دی ہے کہ چودھری محمد احسان الٰہی صاحب جنجوعہ واقف زندگی بخیریت لیگوس پہنچ گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں تبلیغ اسلام کے مقصد میں کامیابی عطا کرے۔

## ایک نہایت اہم مقدمہ میں کامیابی کیلئے درخواست دعا

شموگہ کے قبرستان کا مقدمہ بنگلور کے ہائی کورٹ میں دائر ہے جس کے متعلق آج (۳۱ اکتوبر) ایم کریم خان صاحب نے بذریعہ خط اطلاع دی ہے۔ کہ یکم نومبر کو چیف جسٹس کے روبرو پیش ہوگا۔ اور بہت جلد ہی فیصلہ سنا دیا جائے گا۔

اس اہم مقدمہ میں شموگہ کی نہایت ہی قلیل التعداد اور غریب جماعت خود تمام اخراجات برداشت کرتی ہوئی جد و جہد کر رہی ہے۔ جماعت کے احباب یہ الفاظ پڑھتے ہی ضرور کامیابی کے لئے دعا کریں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah